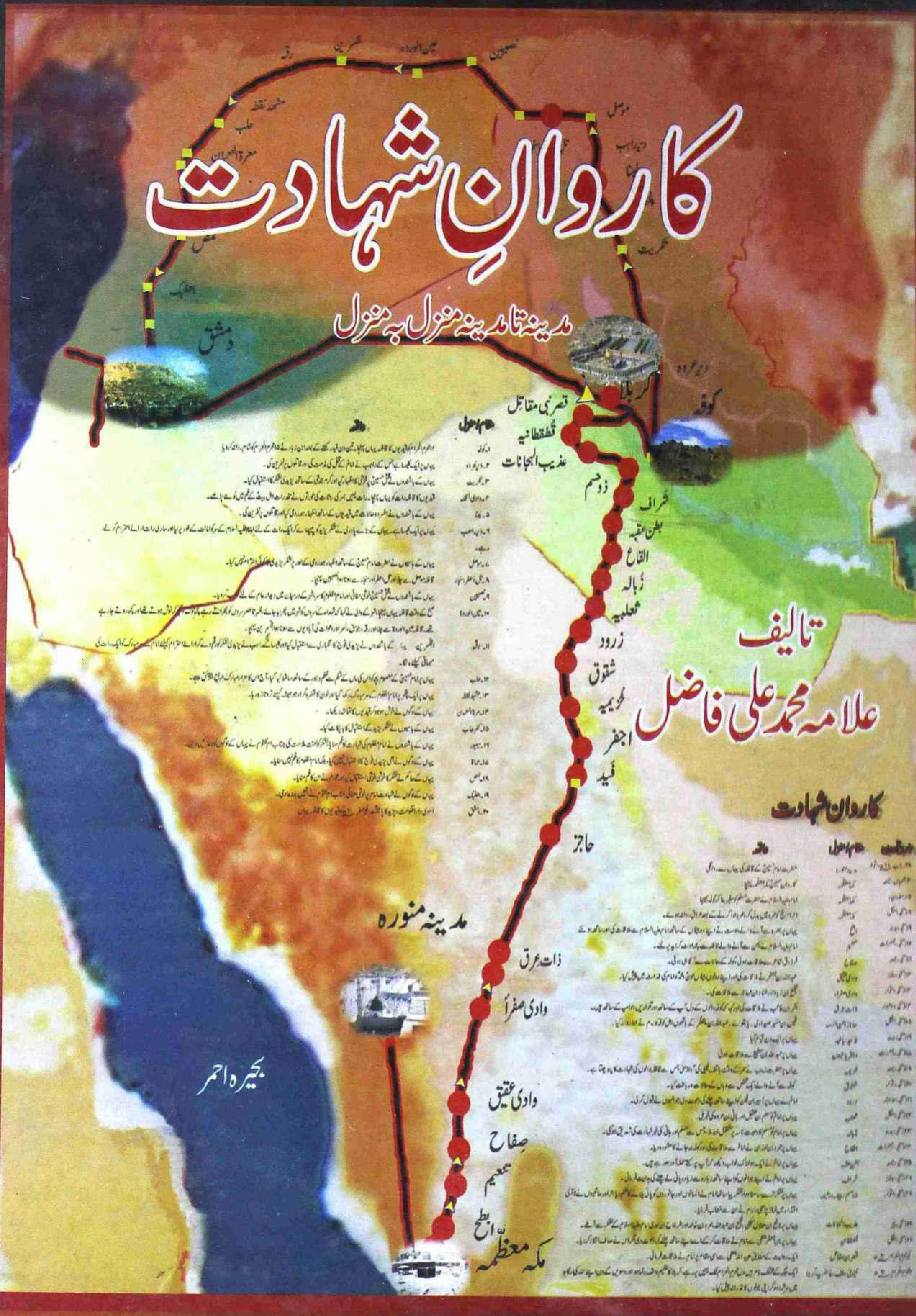

کاروانِ شہادت
مدینہ تا مدینہ منزل بہ منزل
تالیف
علامہ محمد علی فاضل
دمشق
کربلا
کوفہ
قصر بنی مقاتل
قطقطانیہ
عذیب الہجانات
ذوحسم
شراف
بطن عقبہ
القاع
زبالہ
ثعلبیہ
زرود
شقوق
خزیمیہ
اجفر
فید
حاجز
مدینہ منورہ
ذات عرق
وادی صفرا
وادی عقیق
صفاح
تنعیم
ابطح
مکہ معظمہ
بحیرہ احمر
کاروان شہادت

قال سیّد الشّہدآء ابوعبد اللہ الحسین علیہ السلام :

............اِنَّما خَرَجتُ لِطَلَبِ الاِصلاحِ فِی اُمَّۃِ جَدِّی ....

کاروانِ شہادت

مدینہ تا مدینہ، منزل بہ منزل

HadiTV

تالیف

حجۃ الاسلام والمسلمین علامہ محمد علی فاضل مدظلہ العالی

ناشر:

مکتبۃ الہادی

جامعۃ الکوثر ـ اسلام آباد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تعارف کتاب

نامِ کتاب: کاروانِ شہادت، مدینہ تا مدینہ، منزل بہ منزل

تالیف: حجۃ الاسلام والمسلمین علامہ محمد علی فاضل،

پیشکش: ہادی ٹی وی اسلام آباد مرکز

ناشر: مکتبہ الہادی _ جامعۃ الکوثر اسلام آباد

تعاون: جامعہ امام جعفر صادق علیہ السلام (رجسٹرڈ)

راجن پور، پنجاب پاکستان

فنی تعاون: مہدی فاضل

ملنے کا پتہ: مکتبہ الہادی - جامعۃ الکوثر سیکٹر H-8/2

اسلام آباد فون: 0333-6446072

اشاعت دوم: 2010ء

ہدیہ: -/350 روپے

حَتّٰی یَسْتَخْرِجُوا ھٰذِہِ الْعُلْقَةَ مِنْ جَوفِیْ فَاِذَا فَعَلُوْا ذَالِکَ سَلَّطَ اللّٰہُ عَلَیْھِمْ مَنْ یُذِلُّھُمْ حَتّٰی یَکُوْنُوْا اَذَلَّ فِرَقِ الْاُمَمِ“

اے بندہ خدا! جو کچھ تم نے کہا ہے وہ مجھ سے بھی پوشیدہ نہیں ہے، لیکن تقدیر الٰہی پر کوئی غالب نہیں آسکتا، یہ لوگ مجھ سے اس وقت تک دست بردار ہونے والے نہیں جب تک کہ وہ میرا خون نہ بہالیں اور جب وہ ایسا کریں گے تو خداوند عالم ان پر ایسے شخص کو مسلط کرے گا کہ جو انہیں تمام امتوں میں ذلیل ترین امت بنا کے چھوڑے گا۔

۱۶۔ عقبۃ البطن ____ یا بطن العقبہ
(جمعہ ۲۵/ذی الحجہ ۶۰ ھ)

(مراصد الاطلاع ج ۳ ص ۹۴۸ کے مطابق) مکہ معظمہ کی طرف جانے والوں کے راستے میں منزل ”واقصہ“ کے بعد اور منزل ”قاع“ سے پہلے ایک منزل کا نام ہے، بعض حضرات نے اسے ”بطن العقبہ“ بھی لکھا ہے۔

یہاں پر قبیلہ بنی عکرمہ کے سردار بکر بن وائل کا کنواں بھی ہے۔

(الامام الحسین واصحابہ ص ۱۸۰) میں ہے کہ، کاروان نور بروز جمعہ ۲۵/ ذی الحجہ ۶۰ ھ کو یہاں پہنچا۔

(کامل الزیارۃ ص ۷۵) میں ایک روایت درج کی گئی ہے کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں کہ جب حضرت امام حسین علیہ السلام عقبۃ البطن سے کچھ اوپر کو پہنچے تو اپنے یار وانصار سے فرمایا:

”میں اپنے آپ کو قتل ہوتے دیکھ رہا ہوں“

اصحاب نے پوچھا: ”یا اباعبداللہ! اس کی کیا وجہ ہے؟“

فرمایا: ”وجہ وہی ہے جو میں نے خواب میں دیکھی ہے“

پوچھا: کیا خواب؟

فرمایا:

”فَاِنِّی رَأَیْتُ فِی الْمَنَامِ کِلَابًا تَنْتَھِشُنِی وَاَشَدُّھَا عَلَیَّ کَلْبٌ اَبْقَعُ“

میں نے خواب میں دیکھا ہے کہ بہت سے کتے مجھ پر حملہ ور ہو چکے ہیں اور سب سے زیادہ حملے ایک

دور نگا کتا کر رہا ہے۔

۱۷۔ شَراف
(ہفتہ ۲۶/ذی الحجہ ۶۰ھ)

(معجم البلدان حرف شین، الامام الحسین واصحابہ ص ۱۸۱ میں درج ہے کہ) شراف، شین کی زبر کے ساتھ، قبیلہ بنی وہب کے ایک شخص بنام شَراف یا اشراف نے یہاں پر پانی کیلئے کنویں کھودے تھے جن کا پانی نہایت شیرین اور خوشگوار تھا۔

(الامام الحسینؑ واصحابہ ص ۱۸۱) میں ہے کہ، یہ جگہ مکہ مظمہ سے کوفہ کی طرف آنے والے راستہ پر ہے، واقصہ اور قرعاء کے درمیان، احساء سے یہاں تک کا فاصلہ ۸ (آٹھ) میل بنتا ہے۔

جو شخص مکہ سے کوفہ کا سفر اختیار کرتا ہے اس کے لئے عقبۃ البطن کے بعد دوسری منزل "واقصہ" ہے جسے "واقصۃ الحزون" بھی کہتے ہیں......

میں پڑاؤ کرتا ہے، مگر امام عالیمقامؑ نے ایسا نہیں کیا، بلکہ اس سے اگلی منزل یعنی شراف میں قیام کو ترجیح دی، اس کی وجہ شراف میں پانی کی فراوانی تھی۔

ابو مخنف، عبداللہ بن سلیم اور بنی اسد کے ایک اور شخص سے نقل کرتے ہیں کہ:

"امام حسین علیہ السلام کا کاروانِ نور، منزلِ شراف میں اترا، رات کو یہیں قیام کیا، دن کو بوقتِ سَحر ساقیٔ کوثر کے فرزند نے اپنے جوانوں کو حکم دیا کہ اپنے ساتھ زیادہ سے زیادہ پانی کی مشکیں بھر کر چلیں"

ادھر جب عبیداللہ بن زیاد کو معلوم ہوا کہ حضرت امام حسین علیہ السلام مکہ مکرمہ سے کوفہ کی طرف روانہ ہو چکے ہیں تو اس نے اپنی پولیس کے سربراہ "حصین بن نمیر ــــ یا بقول ابن تمیم" کو فوج کا سربراہ بنا کر "قادسیہ" کی طرف روانہ کر دیا، کیونکہ قادسیہ حجاز کی طرف سے عراق کی جانب آنے والے راستے کا ایک مرکزی مقام تھا۔

چنانچہ اس نے آتے ہی اپنی زیر کمان فوج کو "قادسیہ" سے "خفان" تک اور "قطقطانیہ" سے "لعلع" تک، نیز "واقصہ" سے شام اور بصرہ کی راہوں پر اپنی ڈیوٹی سنبھالنے کا حکم دیا، اور ساتھ ہی یہ بھی تاکید کر دی کہ تمام راستوں کی اچھی طرح نگرانی کریں اور ہر آنے جانے والے پر کڑی نگاہ رکھیں۔



مسیر حرکت امام حسین(ع)